کتاب نما

ادارہ

نام کتاب : نکات القرآن

مصنف : زین الدین محمد بن ابی بکر الرازی

ناشر : البلاغ پبلیکیشنز، N.I، ابوالفضل انکلیو، نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵

سنِ اشاعت: ۲۰۰۸ء

صفحات : ۴۲۹ قیمت : ۲۰۰ روپے

علوم قرآن کے موضوع پر قدماء کی اہم تصانیف کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ایک اہم قرآنی خدمت ہے۔ زیرتعارف کتاب ایک عربی تصنیف "مسائل الرازی و اجوبتها یا غرائب آی التنزیل" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کے مصنف شیخ زین الدین محمد بن ابی بکر الرازی (م٦٦٦ھ/ ١٢٦٧ء) ساتویں صدی ہجری کے ممتاز علماء میں سے تھے، ایران کا قدیم علمی شہر "رے" ان کا وطن تھا۔ عربی زبان وادب کے ماہر خاص طور سے امامِ لغت کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی تالیف "مختار الصحاح" آج بھی لغت کے باب میں حوالہ کی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ انھوں نے تفسیر وفقہ اور علم بیان و بدیع کے موضوع پر بھی کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ تفسیر سے متعلق ان کی کتاب "الذهب الابريز فی تفسير الكتاب العزيز" کے نام سے معروف ہے۔ پیش نظر کتاب بھی ان کی اہم تصنیف ہے اور اس کا اصل نام "مسائل الرازی و اجوبتها یا غرائب آی التنزیل" ہے۔ "نکات القرآن" پر اردو مترجم کا نام درج نہیں ہے البتہ پیش لفظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چند علماء نے مل کر اس کا ترجمہ تیار کیا تھا۔

یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے جس میں قرآنی علوم و نکات کو سوال و جواب کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے۔ یہ ضخیم تالیف بارہ سو (۱۲۰۰) سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآن مجید کی تمام سورتوں سے متعلق بالترتیب کچھ سوالات و اشکالات اٹھائے گئے ہیں اور پھر ان کے جوابات درج کیے گئے ہیں۔ مصنف کی صراحت کے مطابق اس کتاب کا کچھ حصہ قدیم علماءِ قرآنیات کی کتب سے ماخوذ ہے اور باقی اس علمی مذاکرہ و مباحثہ کا ماحصل ہے جو مصنف اور ان کے ایک ذی علم دوست (نام مذکور نہیں ہے) کے مابین ہوا تھا۔ اس مذاکرہ و مباحثہ کے نتیجہ میں قرآنی آیات کی تشریح و ترجمانی سے متعلق بہت سے قیمتی نکات، نادر تحقیقات اور حقائق سامنے آئے جنھیں اس کتاب میں ایک خاص ترتیب کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

کتاب کے مشتملات کی نوعیت و اہمیت سمجھنے کے لیے کچھ سوالات و ان کے جوابات ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں:

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ "وجعل الظلمات والنور" (الانعام/۱) (اور (اس نے) تاریکیوں کو اور نور کو بنایا) میں "ظلمات" کو جمع اور "نور" کو واحد لائے؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ چوں کہ اس سے قبل ظلمات کو جمع لائے ہیں اس لیے نور کو جمع لانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ اس پر دالّ ہے۔ جیسے (اس سے قبل) "الحمد لله الذی خلق السمٰوات والارض" میں سمٰوات کو جمع لانے کے بعد ارض کو پھر جمع لانے کی حاجت نہیں رہی۔

وجہ ثانی: دراصل "ظلمة" اسم ہے اور "نور" مصدر ہے۔ مفضل نے اس کو نقل کیا ہے اور مصادر کی جمع نہیں لائی جاتی۔ (ص ۱۰۸)

سوال: اقترب للناس حسابهم (لانبیاء/۱) [لوگوں کے لیے حساب کا وقت بہت قریب آ گیا ہے] سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ حساب کا وقت بہت قریب آ گیا ہے جب کہ اس فرمان کے نزول کے بعد سے اب تک چودہ سو سال گذر گئے ہیں مگر اب تک یوم حساب (یوم القیامة) کا کوئی وجود نہیں؟

جواب: (اول) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ قریب ہے گرچہ لوگوں کے اعتبار سے یہ بعید ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا گیا "الم یرونه بعیدا و نراه قریباً" (المعارج ر۷) اور دوسری جگہ ارشاد ہے "ویستعجلون بالعذاب ومن یخلف الله وعده و انّ یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون" (الحج ر۴۷) [یہ لوگ عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں، اللہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا۔ مگر تیرے رب کے ہاں ایک دن تمھارے شمار کے ہزار برس کے برابر ہوا کرتا ہے]

(ثانی) قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی گذری ہوئی مدت کے مقابلہ میں آنے والا وقتِ قیامت ہے جیسا کہ فرمان نبویؐ بھی ہے: ان مثل مابقی من الدنیا فی جنب ما مضی کمثل خیط فی ثواب۔

(ثالث) آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے حساب کا وقت قریب ہے یعنی اس کی قیامت جب وہ مر جائے۔ اس جواب کی تائید آپ ﷺ کے اس قول مبارک سے ہوتی ہے: من مات فقد قامت قیامة (جو مر گیا اس کی قیامت قایم ہوگئی) (ص ۲۶۵)۔

سوال: رفع السماء ووضع میزان (الرحمٰن ر۷) میں کیا مناسبت ہے کہ ان دونوں کو اکٹھا ذکر فرمایا؟

جواب: اس سورہ مبارکہ (الرحمٰن) میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی نعمتیں بیان فرما رہے ہیں انہی نعمتوں میں سے ایک نعمت "وضع میزان" ہے جس کے ذریعہ نظام عالم قایم ہے بالخصوص اگر میزان سے میزان عدل مراد لیا جائے جیسا کہ اکثر مفسرین کی رائے ہے جب کہ ایک قول میں اس سے قرآن کریم اور ایک قول میں ہر وہ چیز مراد ہے جس کے ذریعہ پیمائش کی جا سکے مثلاً ترازو اور گز وغیرہ (ص ۳۶۹)۔

نکات القرآن میں عربی متن کی اردو ترجمانی سلیس و آسان انداز میں کی گئی ہے۔ قرآن حکیم میں غور و فکر کرنے اور اس کے نتیجہ میں ابھرنے والے سوالات سمجھنے والوں کے لیے یہ کتاب دلچسپی و افادیت کا باعث ہوگی۔